ہرنی کے بات کرنے والی حدیث کی استنادی حیثیت

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض حضرات یہ قصہ بیان کرتے ہے کہ ایک جنگل میں کسی یہودی نے ہرنی کو شکار کیا اس طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا۔ ہرنی نے آپ کو دیکھ کر درخواست کی کہ میرے بچے بھوکے ہیں۔ آپ اس یہودی سے درخواست کریں کہ مجھے چھوڑدے میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاوں گی۔ یہودی کو اعتماد نہ ہوا تو آپ خود وہاں بیٹھ گئے۔ ہرنی گئی بچوں کو علم ہوا تو وہ بھی دودھ پلائے بغیر ماں کے ساتھ آگئے اس واقعہ کو دیکھ یہودی مسلمان ہوگیا۔ مندرجہ بالا قصہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا وزن رکھتا ہے۔ تحقیقی جواب مطلوب ہے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ قصہ مختلف کتب (جیسے دلائل النبوة للبیھقی (6/34-35) الدلائل لأبي نعیم الأصبھاني (273) میں مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ مگر اس کی سند ضعیف اور متن منکر ہے۔ اس کی سند میں یَعلی بن اِبراہیم اوران کے شیخ الہیثم بن حماد نامی دونوں راوی مجہول ہیں، لہذا اس روایت سے نہ تو کوئی استدلال کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی یہ سندا صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: «وأمّا تسلیم الغزالة فلم نَجِد له إسنادا إلا مِن وَجہ قوي ولا مِن وَجہ ضعیف. اہ» ہرنی کے گفتگو کرنے والے واقعہ کی کوئی قوی یا ضعیف سند موجود نہیں ہے۔ امام سخاوی فرماتے ہیں: «تسلیم الغزالة، اشتہر علی الألسنة وفي المدائح النبویة، ولیس له کما-قال ابن کثیر-أصل، ومَن نَسبَہ إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقد کذب. اہ.» ہرنی کے بات کرنے کا واقعہ مدائح نبویہ میں بہت زیادہ بیان کیا جاتا ہے، حالانکہ حقیقت میں۔ جیسا کہ امام ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، جو اس کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے، وہ آپ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی